AL-JAMEI Research Journal
ISSN (Print) 3006-4775 (Online) 3006-4783
https://aljamei.com/index.php/ajrj

سیرتِ رسول ﷺ کا قرآنی بیان: کوثر الخیرات اور برہان الطیب کے مفاہیم میں تحقیقی مطالعہ

The Qur’ānic Description of the Sīrah of the Messenger ﷺ: A Research-Based Study in the Light of the Concepts of *Kawthar al-Khayrāt* and *Burhān al-Ṭayyib*.

Naimat Ullah Khan
PhD Scholar, Department of Qur’ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur
naimatmphil@gmail.com
https://orcid.org/0009-0008-9631-7681
Rubina Iqbal
PhD Scholar, Islamic Studies, Government College UniversityFaisalabad
rub.iqbal2025@outlook.com

Abstract

This research critically analyzes two significant Urdu works on the Sīrah of the Prophet Muḥammad ﷺKauthar al-Khayrāt li-Sayyid al-Sādāt and Burhān al-Ṭayyib.Both books explore the personality of the Prophet ﷺ through Qur’ānic discourse, theological reasoning and evidential demonstration of Prophethood, yet each adopts a distinct methodological approach.Kauthar al-Khayrāt is primarily a thematic exegesis of Sūrah al-Kawthar wherein the author presents the concept of al-Kawthar as an all-encompassing symbol of divine abundance. The study highlights multiple interpretations of Kawthar, including the heavenly river, continuity of Prophetic lineage, the Muslim Ummah, the Qur’ān, Islam as a comprehensive religion, Prophetic knowledge, moral excellence, miracles, Maqām Maḥmūd and Shafā‘ah al-‘Uẓmā. The book also elaborates on the ten divine wisdoms embedded in the opening verse, the spiritual significance of prayer and sacrifice and the divine refutation of hostility toward the Prophet ﷺ, firmly grounding Sunni theological positions.On the other hand, Burhān al-Ṭayyib presents the Prophet ﷺ as a living and rational proof (burhān) of his own Prophethood, based on Qur’ānic evidence from Sūrah al-Nisā᾽. The author systematically discusses evidence such as pre-Prophetic signs, moral integrity, the luminous countenance, the Seal of Prophethood, practical and knowledge-based miracles, Qur’ānic revelation, political wisdom, ethical perfection and the universality of the Prophetic model. Special emphasis is placed on scientific, historical and experiential dimensions of miracles.The article concludes that both works successfully affirm the finality, universality and perfection of the Prophethood of Muḥammad ﷺ, presenting him as a comprehensive divine proof whose life, character, and message continue to guide humanity intellectually, morally and spiritually.

Keywords: *Sīrah al-Nabī, Qur’ānic Interpretation, Finality of Prophethood, Al-Kawthar, Prophetic ﷺMiracles.*

تعارف:۔

قرآن مجید گزشتہ آسمانی کتب کا عطر ہے جس طرح موسم بہار میں پھول کھلتے ہیں۔ ہر طرف رنگ و بو کا موحول چھا جاتا ہے۔ یہ وقتی رنگ و بو کا ماحول ایک مدت میں ختم ہو جاتا ہے لیکن عطر ساز اس محدود رنگ و بو کو عطر بنا کر ابدی شکل عطا کر دیتا ہے۔ اس طرح خداوند نے گزشتہ آسمانی کتب کو ابدی شکل دے کر اس کا عطر شریعتِ محمدی ﷺ اور قرآن کی صورت میں ہمیں عطا کیا۔ اگر وقت کی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ مقام شناخت میں یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں جس طرح قرآن کی صحیح شناخت رسول اللہ ﷺ کے بغیر ممکن نہیں اسی طرح آپ ﷺ کی شناخت قرآن کے بغیر ممکن نہیں۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے علماء جھنگ کے علاوہ اور بھی مصنفین نے قرآن کریم کی روشنی میں سیرت طیبہ کو بیان کیا جن میں سیرت النبی ﷺ آیاتِ قرآنی کی روشنی میں از مولانا عبدالرشید حدوٹی، سیرت رسول اللہ ﷺ منتخب قرآنی آیات کی روشنی میں از محمد عبداللہ جاوید، قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کا عالی مقام از مفتی عبدالرحمٰن کوثر مدنی، سنت نبویہ ﷺ اور قرآن کریم از محمد حبیب اللہ مختار، سیرۃ نبوی ﷺ قرآن کی روشنی میں از عبدالماجد دریا آبادی، اخلاق محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینہ میں از سید محمد ابوالخیر کشفی، ساقیِ کوثر از محمد صادق سیالکوٹی، سیرت رسول ﷺ قرآن کے آئینہ میں از ڈاکٹر عبدالغفور راشد اور محمد ﷺ اور قرآن از ڈاکٹر رفیق زکریا قابلِ ذکر ہیں۔ ان دیگر مصنفین کے ساتھ ساتھ علماءِ جھنگ نے بھی رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کو آیاتِ قرآنی کی روشنی میں امت تک پہنچایا اس حوالہ سے دو کتب علماء جھنگ نے لکھی جو کہ کوثر الخیرات لسید السادات از مولانا محمد اشرف سیالوی اور برہان الطیب از مولانا محمد بلال جھنگوی ہیں۔

1۔ کوثر الخیرات لسید السادات از مولانا محمد اشرف سیالوی، جنوری ۲۰۰۷ء

اس کتاب "کوثر الخیرات لسید السادات" میں "مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب" نے سورۃ الکوثر کی تفسیر میں حیاتِ نبوی ﷺ کو قلمبند کیا جسے راقم وضاحت سے ہر آیت کو الگ الگ تفصیلاً بیان کرے گا۔

آیت نمبرا۔ انا اعطینک الکوثر: بے شک ہم نے آپ ﷺ کو کوثر عطا کیا:۔

ابتداء میں سورۃ الکوثر کی پہلی آیت میں دس حکمتیں بیان کیں کہ یہ آیت کریمہ اپنے اسلوب اور اندازِ بیان میں کئی لطائف اور نکات و حکم پر مشتمل ہے اور جو دس حکمتیں بیان کیں ان کا مختصر خلاصہ راقم نے بیان کیا ہے۔

ا۔ حکمتِ اولیٰ:۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کوثر عطا فرمایا۔ اس میں اللہ تعالیٰ خطاب کرنے والا ہے اور محمد الرسول اللہ ﷺ مخاطب ہیں۔ آپ ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بے حجابانہ گفتگو ہے کوئی واسطہ اور ترجمان موجود نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو شانِ کلیمی اور ہمکلامی سے نوازا گیا ہے اور کوثر ایسا خطاب ہے جو خوشخبریوں بشارتوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔

۲۔ حکمتِ ثانیہ:۔

دوسری حکمت میں اللہ تعالیٰ نے انا اعطینک الکوثر کہہ کر یہ اشارہ فرمایا کہ اے میرے رسول ﷺ تیری تعظیم و تکریم میں اکیلا تو نہیں بلکہ میں نے اپنی تمام مخلوق پر تمہاری خدمت و اطاعت، تعظیم و تکریم اور مدح و ثنا لازم کر دی۔

۳۔ حکمتِ ثالثہ:۔

تیسری حکمت میں اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا انا اعطینک الکوثر یعنی سب قدرتوں اور قوتوں کے مالک نے تمھیں عطا کیا۔

۴۔ حکمتِ رابعہ:۔

چوتھی حکمت یہ ہے کہ اگر کوئی عالی المرتبت شخصیت کسی کو کوئی تھوڑی سی چیز بھی عطا کر دے تو وہ ہدیہ عظیم انعام سمجھا جاتا ہے اور لوگوں میں عزت کا موجب ہوتا ہے۔ جب خدا نے آپ ﷺ کو براہ راست اپنے خزائن میں سے ملک و ملکوت عطا کیئے اور دنیا و آخرت میں امامتِ کل بخشے تو اس عطیہ کی عظمت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

۵۔ حکمتِ خامسہ:۔

پانچویں حکمت یہ ہے کہ عطیہ اگرچہ بہت نفیس اور قیمتی ہو لیکن جب تک اس میں دوام اور ہمیشگی نہ ہو نعمتِ کاملہ نہیں بنتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو دنیا و آخرت کے تمام خزانے عطا فرمائے جو کہ غیر محدود اور لا متناہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنی ان نعمتوں کا تھوڑا سا بدلہ بھی انسان سے طلب کیا ہے جو کہ نماز اور قربانی کی صورت میں ہے۔

۶۔ حکمتِ سادسہ:۔

چھٹی حکمت میں اللہ تعالیٰ نے مقامِ عطا میں یہ نہیں فرمایا کہ ہم تمہیں کوثر اور خیرِ کوثر عطا کریں گے بلکہ یہ فرمایا کہ ہم نے یہ سب تمہیں عطا کر دیا ہے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے مولانا صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

"محبوبِ خدا دنیا میں ظہور ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں معظم و مکرم تھے اور تمام نعم اور خزائن کے مالک و مختار تھے بخلافِ دیگر تمام رسل عظام اور انبیاء کے۔"[1]

۷۔ حکمتِ سابعہ:۔

ساتویں حکمت یہ کہ خالقِ حقیقی نے مقامِ عطا و بخشش میں آپ ﷺ کے کسی منصب کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ وصفِ رسالت و نبوت کو ذکر فرمایا بلکہ اسمِ ضمیر کو ذکر کیا جو محض ذات سے عبارت ہے اور اس انعام و اکرام کی سببیت و علیت بیان کرنے سے قاصر ہے۔

۸۔ حکمتِ ثامنہ:۔

آٹھویں حکمت میں ربِ کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے دیا یا عطا کیا کیونکہ یہ الفاظ قرض یا واجب کی ادائیگی پر بھی بولے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز لازم یا فرض نہیں ہے وہ جو کچھ بھی عطا فرماتا ہے یا عطا کرتا ہے یہ محض اس کا فضل و کرم اور لطف و عنایت ہے۔

۹۔ حکمتِ تاسعہ:۔

نویں حکمت میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ کوثر کی پہلی آیت میں کئی وجوہ سے تاکید فرمائی ہے اور جملہ اسمیہ ذکر فرمایا ہے اور لفظ انَّ کے ساتھ ابتداء کی گئی ہے جو مقامِ قسم میں ذکر کیا جاتا ہے اور معنی یہ کہ بے شک ہم نے عطا کیا اور صاحب عقل و دانش یہ جانتے ہیں کہ ایسا کلام اس وقت ذکر کیا جاتا ہے جب مخاطب منکر ہو لیکن یہاں کلام کرنے والی ذات اللہ کی ہے اور مخاطب رحمت اللعالمین ہے۔

۱۰۔ حکمتِ عاشرہ:۔

دسویں حکمت میں اللہ نے مقامِ عطا و انعام میں پہلے اپنا ذکر فرمایا یعنی ہم نے آپ کو کوثر اور خیرِ کوثر عطا فرمایا حالانکہ مقام کا تقاضا ہے کہ عطا و بخشش کو پہلے ذکر کیا جاتا اور عطا کرنے والے کا بعد میں ذکر ہونا چاہئے لیکن اللہ تعالیٰ کا ایسا کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ان تمام نعمتوں کے باوجود آپ ﷺ کی تمام تر توجہ عطا کرنے والے کی طرف ہے۔[2]

دس حکمتیں بیان کرنے کے بعد لفظ الکوثر کا ترجمہ اور وضاحت کی اور الکوثر کے معنی نہر جنت کے بیان کرتے ہیں جس کی مزید وضاحت یوں کی ہیں:

"الکوثر سے مراد وہ نہر ہے جس کی تعریف و توصیف خود محبوبِ کریم ﷺ نے اپنی زبانِ اقدس سے فرمائی۔اس کے کنارے موتیوں سے بنے ہوئے ہیں۔اس کی تہہ خالص کستوری سے ہے۔پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔جس پر ایسے پرندے ہوں گے جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی مانند ہیں جو ان پرندوں کا گوشت کھالے گا اور اس نہر کا پانی پی لے گا وہ پھر کبھی بھوک اور پیاس محسوس نہیں کرے گا۔"[3]

کوثر نہر کے بعد بمعنی حوضِ کوثر،کوثر بمعنی اولادِ پاک،سیدہ فاطمہؓ کی خصوصیت کہ آپ کی اولاد میں آپ ﷺ کی نسبت غالب،دوسری صاحبزادیوں اور ان کی اولاد کا الکوثر میں کیوں دخل نہیں ،الکوثر بمعنی اولیاءِ کرام ،بمعنی امت مصطفٰی،بمعنی نبوتِ رسولِ کریم ﷺ،آنحضور ﷺ کی نبوت کا دوام و ابدیت اور آپ ﷺ کی نبوت اجزاءِ عالم و افرادِ کائنات پر مفصل گفتگو کی اور مرزائیوں کے شبہات کا ازالہ بھی کیا اور سوالات و جوابات کی شکل میں اپنی بات کی وضاحت کی۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت کو تمام انبیاء کے کمالاتِ نبوت پر مشتمل قرار دیا ہے۔[4]

کوثر کو بمعنی قرآن کے بھی لیا ہے۔اس میں قرآن کریم کے فضائل و کمالات، قرآن کی شانِ اعجازی، قرآن کریم کا علمِ غیب و اسرار و رموز بھی اعجاز میں شامل ہے۔رسول اللہ ﷺ کے علمِ غیب اور خالق و مخلوق میں فرق کو بیان کیا۔اس کے ساتھ ہی اس بات کو بھی وضاحت اور دلائل سے بیان کیا ہے کہ قیامت کا علم بھی آپ ﷺ کو ہے اس بات کی وضاحت آپ نے کتاب کے حاشیہ میں دی۔اس کے بعد کوثر بمعنی دین اسلام لیا ہے اور اس میں بیان کیا ہے کہ:

" انا اعطینک الکوثر کا مطلب ہو گا کہ ہم نے آپ ﷺ کو اعلیٰ دین سے نوازا ہے۔اسلام ہی وہ دین ہے جو سب ادیان سے مکمل و اکمل ہے۔"[5]

دینِ اسلام جامع الجمع مذہب ہے۔ آپ نے کوثر بمعنی رفعت، ذکرِ مصطفٰی، بمعنی اخلاقِ مصطفٰی، بمعنی علومِ مصطفٰی، آپ ﷺ کے علوم کا نہ صرف دینی علوم پر منحصر ہونا بلکہ علومِ کلی پر گرفت ہونا اور اس بات پر بھی مفصل گفتگو کی کہ آپ ﷺ کے علم پر اعتراض کرنا منافقین کا کام ہے نہ کہ مومنین کا۔ مولانا صاحب نے الکوثر بمعنی مقامِ محمود اور شفاعت عظمٰی کا بھی بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ مقامِ محمود صرف آپ ﷺ کے لئے ہی مختص ہے اور یقینی طور پر آپ ﷺ کا ہی ہے جو کسی اور کو نہیں مل سکتا۔ آنحضور ﷺ کے خصوصی منصب کے بارے جس میں تمام انبیاء اور رسل میں سے صرف آپ ﷺ کو ہی یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ دوسروں کی نجات کا ذریعہ بھی بنیں گے جبکہ دوسرے انبیاء و رسل عذر پیش فرمائیں گے اور بارگاہِ الٰہی میں لب کشائی سے پرہیز فرمائیں گے اس بارے بھی گفتگو کی۔

جس دن ہر نبی و رُسل کی زبان پر نفسی نفسی ہو گا اس وقت آپ ﷺ کی زبان پر اُمتی اُمتی ہو گا۔انبیاء و رسل میں سے صرف عیسیٰؑ فرمائیں گے کہ شفاعت کا حق آج صرف محبوبِ خدا محمد ﷺ کو ہے۔اس کے علاوہ شفاعت کی اقسام،شفاعت کا انکار کرنے والوں کے شبہات کے جوابات، الکوثر بمعنی معجزات نبوی ﷺ ،الکوثر بمعنی نورِ قلب ﷺ،الکوثر بمعنی الخیر الکثیر، منصبِ محبوبیت کی بلندی اور حبیب و خلیل کی وضاحت کی اور پہلی آیت کا اختتام کیا۔[6]

آیت نمبر ۲۔ فصل لربک وانحر: پس اپنے رب کے لئے نماز ادا کیجئے اور قربانی کیجئے:۔

دوسری آیت کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ صَلِّ اور انحر دونوں امر کے صیغے ہیں۔پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پر عطائیں اور بخششیں کی ہیں اُن کا ذکر کیا ہے۔اس کے بعد نماز اور قربانی کا ذکر کیا ہے اس میں فرض اور نفل عبادات کے ثمرات و فوائد، منصبِ محبوبیت پر فائض ہونا ،نورِ الٰہی سے تمام بدن کا منور ہونا اور نحر کے معنی بیان کیئے اور اس میں ترجیح قربانی کے معنی کو دی۔ رسول اللہ ﷺ کا اقامتِ مدینہ منورہ کے

دوران قربانی دینا اور حج کے موقع پر آپ ﷺ کی سو اونٹوں کی قربانی دینے کا ذکر کیا ہے۔اس میں آپ ﷺ کا ساری امت یا مفلس و نادار افراد کو اپنے ساتھ قربانی کے ثواب میں شریک فرمایا تو اس احسان و اکرام کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پیروکار بھی ایسے کام انجام دیں جو کہ آپ ﷺ کی ناراضگی کا باعث نہ ہوں۔

لربک کا تعلق نماز اور قربانی دونوں کی طرف بیان کرتے ہیں کہ فصل کے بعد بھی لربک آیا ہے تو وانحر کے بعد بھی لربک آنا چاہئے تھا۔پہلے لفظ کے بعد ذکر کرنا ضروری نہ رہا تو اسے اختصار کے لئے حذف کر دیا گیا اور اس کا مطلوب و مقصود بھی واضح ہو گیا یعنی کہ نماز اور قربانی دونوں فقط اللہ کے لئے ہیں۔عبادت اور تعظیم میں فرق، غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے کی تحقیق اور آخر میں اہل سنت کے عقیدہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عبادت سے متعلق بیان کیا ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور کسی ولی، قطب، غوث کے لئے تو کیا بلکہ رسالت مآب ﷺ کے لئے بھی جائز نہیں البتہ عبادتِ خدا کو عظمتِ مصطفیٰ پر قربان کیا جا سکتا ہے اور ان کے ادب و احترام کی خاطر ترک کیا جا سکتا ہے۔[7]

آیت نمبر ۳۔ان شانئک ھو الابتر: بے شک آپ سے بغض وعداوت رکھنے والا ہی ابتر ہے:۔

اس آیت کے ترجمہ میں مولانا صاحب وضاحت کرتے ہیں کہ جو آپ ﷺ سے دشمنی رکھے گا اور آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرے گا وہ ابتر ہے نہ اس کی یاد اور نہ ہی اس کا پسندیدہ ذکر باقی رہے گا۔اس آیت کے نزول کے بارے میں راقم ایک واقعہ بیان کر رہا ہے جو کہ صاحب کتاب یوں بیان کرتے ہیں:

"یہ آیت شریفہ ابو لہب کے لئے نازل ہوئی۔اس نے نبی کریم ﷺ کے روبرو کہا تھا تمھارے لئے ہلاکت ہو اور آپ ﷺ کی دعوت توحید کو ٹھکرا دیا اور پیٹھ پیچھے عدم موجودگی کی حالت میں کہتا کہ یہ ابتر ہے اس کا ذکر عنقریب ختم ہو جائے گا۔پہلے قول کے رد میں سورۃ تبت نازل ہوئی اور دوسرے قول کی رد میں سورۃ کوثر کی یہ آخری آیت نازل ہوئی۔"[8]

اپنے حبیب ﷺ پر طعن کرنے والوں کو خود خدا جواب دیے رہا ہے۔صرف یہاں ہی نہیں بلکہ جہاں بھی کسی بد باطن نے آپ ﷺ پر عیب ڈالنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے وہیں اس کا جواب دیا ہے۔حضور ﷺ کی تنقیص پر دس ہزار گنا سزا اور مدح میں کئی گنا زیادہ ثواب و درجات ہیں۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا مومنین کو بارگاہ نبوی ﷺ کے آداب کا بتلانا، کلمہ گستاخی بغیر ارادہ گستاخی بھی گناہ اور لفظی نکات و فوائد سے متعلق آخری آیت کی وضاحت فرمائی ہے۔آخر میں سورۃ کوثر کے اندر لا متناہی معانی و مطالب کا بیان دیا ہے اور کہا کہ ہمارے بیان کردہ اوصاف و کمالات کی نسبت آپ ﷺ کے خداداد مراتب اور درجات و منازل کی طرف متناہی کی غیر متناہی کی طرف نسبت ہے۔

2۔برہان الطیب از مولانا محمد بلال جھنگوی، جون ۲۰۱۹ء۔

اس کتاب "برہان الطیب" کو "مولانا محمد بلال جھنگوی" نے قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۷۴ کی روشنی میں سیرت النبی ﷺ کے برہانی پہلو پر کتاب برہان الطیب تصنیف کی ہے۔سب سے پہلے لفظ **برہان** اور اس کے معانی کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔اس میں بہت سے مفسرین کی آراء کو بیان کیا ہے کہ ان کے نزدیک لفظ برہان سے مراد آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔مولانا شفیع عثمانی صاحب کا ذکر کیا ہے کہ آپ لفظ برہان کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

"برہان کے لفظی معنی دلیل کے ہیں اور اس سے مراد آپ ﷺ کی ذات اقدس کو لفظ برہان سے اس لئے تعبیر فرمایا کہ آپ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ، اخلاقِ کریمانہ، معجزات اور کتاب کا نزول یہ سب چیزیں آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کے کھلے دلائل ہیں جن کو دیکھنے کے بعد کسی اور دلیل کی احتیاج باقی نہیں رہتی تو یوں سمجھنا چاہئے کہ آپ ﷺ کی ذات ایک مجسم دلیل ہے۔"[9]

آپ ﷺ کی نبوت کا وجود اور اس سے متعلق دلیلوں پر بحث کی ہے ۔ قبل از نبوت ہونے والے واقعات جس میں مختلف راہبوں نے آپ ﷺ کی پہچان کی تھی وہ واقعات درج کیئے ہیں جیسے کہ واقعہ سفر شام، حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ دورانِ تجارت پیش آنے والے واقعات اور ولادت کے چالیس برس بعد آپ ﷺ کا اعلانِ نبوت جس میں تین سال تک مخفی دعوت اور اس کے بعد کوہِ صفا پر چڑھ کر اعلانِ نبوت کیا اور اپنی تصدیق کرائی۔

علامہ صاحب نے نبوت سے متعلق مفصل بحث کی ہے جس میں آپ ﷺ کے حالاتِ زندگی کو بطور دلیلِ نبوت بیان کیا ہے اور یہ فرمایا کہ ان حالات کی گہرائی میں جائیں تو نبوت کی صداقت کا یقین مستحکم ہوتا ہے۔ آپ ﷺ والدین کی شفقت سے محروم رہے اور آپ ﷺ کے پاس کوئی ایسی طاقت نہ تھی جس سے لوگ آپ کی تنہائی میں ساتھ دیتے۔ آپ ﷺ کے عزیز و اقرباء بھی مخالف ہو گئے جب نبوت کی دعوت دی گئی۔ آپ ﷺ کی محنت اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ ہی نتیجہ یہ نکلا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانے بھی مسجدِ نبوی کے صحن میں ڈال دیئے جانے لگے۔[10]

آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو دلیل نبوت کے طور پر بیان کیا اس میں سب سے پہلے حسن و جمال کے بعد آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کے انوار، برکات، شاعرِ نبوت، دیدارِ نبوت اور صحابہ کرامؓ کا آپ ﷺ کا چہرہ دیکھ کر اسلام قبول کرنا۔ قبول اسلام میں ابو رافعؓ اور عبداللہ بن سلامؓ کا ذکر کیا ہے اور ان کے مختصراً حالاتِ زندگی کا ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مہرِ نبوت کو بھی دلیل نبوت کے طور پر بیان کیا ہے اور مہرِ نبوت دیکھ کر جو اصحاب ایمان لائے ان کا بھی ذکر کیا ہے۔ مہرِ نبوت دیکھ کر ایمان لانے والے صحابہ کرامؓ میں حضرت حسانؓ، عمر بن عبد القیسؓ اور سلیمان فارسیؓ کا ذکر ہے۔

چہرہ اور مہرِ نبوت کی دلیل کے بعد معجزاتِ نبوت دلیلِ نبوت کے طور پر بیان کیئے ہیں۔ معجزاتِ نبوت دلیلِ نبوت میں سب سے پہلے معجزہ کی تعریف اور اس کی حقیقت کو بیان کیا ہے اس کے بعد معجزہ دلیل نبوت کو لیا ہے اور اس پر مفصل گفتگو کی ہے۔ آپ نے معجزہ کی دو اقسام بیان کی ہیں جو کہ یہ ہیں:

ا۔ معجزہ علمیہ

۲۔ معجزہ عملیہ

ان دونوں اقسام پر مفصل اور جامع گفتگو کی اور کتاب کے باقی سارے حصہ کو ان دو اقسام کی روشنی میں وضاحت سے بیان کیا۔[11]

ا۔ معجزہ عملیہ:۔

عملی معجزات میں معجزہ شق قمر، معجزہ حبس شمس نوع، زمینی معجزات، حیوانات سے معجزات جن میں گوہ کا کلمہ پڑھنا، بکری کے تھنوں کا دودھ سے بھر جانا، جمادات سے معجزات، نباتات سے معجزات، پانی کے معجزات اور معجزاتِ شفا جن میں سانپ کا کاٹ لینا، ہڈی کا ٹوٹنا، لعاب دہن سے زہر کا اثر ختم ہو جانا، نابینا کا بینا ہو جانا اور آنکھ کا درست ہو جانا جسے مولانا صاحب نے یوں بیان کیا ہے:

"حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر میں حضرت قتادہ بن نعمانؓ کی آنکھ کا پورا ڈھیلا نکل کر رخسار پر آ پڑا تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اس کو آنکھ کے حلقہ میں رکھ دیا اور آنکھ بالکل درست ہو گئی۔"[12]

ان معجزات کے بعد مزید عملی معجزات کا بھی ذکر کیا ہے جس میں نوجوان کا زندہ ہونا، بھنی ہوئی بکری کا بتانا کہ میں زہر آلود ہوں اور معجزہ معراج النبی ﷺ جو کہ عالمی، علمی اور دائمی معجزہ ہے۔ آپ ﷺ کو تمام انواع میں سے معجزات عطا کیئے گئے لیکن معراج النبی ﷺ کی طرح آپ کو

عالمی علمی معجزہ عطا کیا گیا جس کا مقابلہ کرنے سے تمام جنس وانس عاجز آئے، عاجز ہیں اور عاجز رہیں گے۔ اس میں قرآن کو دعویٰ اور حجت دونوں کا مجموعہ قرار دیا ہے۔

۱۔ معجزہ علمیہ:۔

علمی معجزات میں سب سے پہلے آپ ﷺ کا امی ہونا بیان کیا ہے اور اس میں عرب کے باشندوں کی ذہانت اور اہلِ عرب کے حالاتِ زندگی پر بحث کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا امی ہونا کمالِ نبوت بیان کیا ہے اور کہا کہ ہر معاشرہ میں امی ہونا عیب تصور کیا جاتا ہے لیکن انبیاء کے حق میں یہ ان کی نبوت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ علومِ نبوت کو دلیلِ نبوت کے طور پر بیان کیا ہے اور آپ ﷺ کی بعثت کے چار مقاصد بیان کیے:

"۱۔ کلام پاک کی تلاوت۔

۲۔ اپنے فیضِ صحبت اور توجہ سے صحابہ کرامؓ کے دلوں کو پاک کرنا (یعنی باطنی تزکیہ)۔

۳۔ قرآن کی تعلیم دینا۔

۴۔ حکمت سکھانا (یعنی فرائض معلمی سرانجام دینا)۔"[13]

اپنی اس بحث امی ہونا میں نصاب نبوی ﷺ، سوالاتِ قریش اور صدقِ نبوت، بیناتِ موسیٰؑ و صدقِ نبوی ﷺ اور علومِ نبوت کو دلیلِ نبوت بیان کر کے مفصل گفتگو کی ہے اور بیان کیا کہ تمام علوم و کمالات کا آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے خاتمہ کر دیا ہے۔ اسی کو ہمارے نزدیک خاتم الانبیاء کہنا مناسب ہوگا اور یہی علوم نبوت کے حساب سے دلیلِ ختمِ نبوت ہے۔

آپ نے کلامِ نبوت دلیلِ نبوت کے طور پر بیان کیا ہے۔ اس میں متکلم کی عظمت سے کلام کی عظمت، عقل و فہم کی پختگی، وسعتِ علم، بلندی منصب، خلوصِ دیانت، باطنی لطافت اور قدرتی نگہبانی کو مختصر بیان کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ حدیثِ نبوت دلیلِ نبوت، خطوطِ نبوت دلیلِ نبوت، سیاستِ نبوت دلیلِ نبوت اور اسوۂ نبوت دلیلِ نبوت میں کاملیت، جامعیت، تاریخیت اور عملیت پر جامع گفتگو کی ہے اور ذکر کیا ہے کہ دنیا میں بہت سے افراد ایسے ہیں جن کو لوگ اپنا آئیڈیل منتخب کرتے ہیں۔ وہ صرف چند افعال اور اعمال میں آئیڈیل ہوتے ہیں لیکن ہمارے نبی کریم ﷺ ہمارے لیئے ہر حساب سے پسندیدہ ہیں اور کتاب کے آخر میں اعمالِ نبوت دلیلِ نبوت اور اخلاقِ نبوت کو بیان کیا۔ اس میں اخلاق کی تین اقسام کو بیان کر کے ان کی وضاحت کی اور اپنی بحث کو ختم کیا۔ آپ نے اخلاق کی جن تین اقسام کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ اخلاقِ حسنہ

۲۔ اخلاقِ کریمہ

۳۔ اخلاقِ عظیمہ[14]

مولانا بلال جھنگوی صاحب نے اپنی کتاب کو رسول اللہ ﷺ کے برہانی پہلو پر تصنیف کیا۔ آپ کی یہ کتاب عشقِ رسول ﷺ کی آئینہ دار ہے اور نبی کریم ﷺ کے وجودی، علمی، عملی، حسنی، اخلاقی، کلامی، کتابی، سیاسی اور معجزاتی ہر اعتبار سے نبی کریم ﷺ کا برہان ہونا ذکر کیا ہے۔ کتاب کے شروع ہی میں لفظ برہان کے معنی اور مفسرین کے نزدیک لفظ برہان کی وضاحتوں کو بیان کیا ہے۔ اپنے موضوع کی مناسبت سے کتاب میں موجود مواد جمع کیا اور اسے بخوبی انجام دیا۔ آپ نے اس میں جس بحث کا بھی آغاز کیا اسے تفصیلاً بیان کیا اور سب سے زیادہ جس بحث پر توجہ دی وہ معجزات ہیں اور ان معجزات کو دلیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں علمی اور عملی معجزات کا سب سے زیادہ بیان ہے۔ اپنی کتاب میں موجود مواد کی جمع آوری میں بنیادی ماخذ سے استفادہ کیا اور ان کا بیان کتاب کے آخر میں کتابیات کی صورت میں درج کیا۔ مولانا صاحب نے اپنی کاوش کو احسن طریقہ سے انجام دیا۔

خلاصہ بحث:

سیرتِ رسول اکرم ﷺ کا قرآنی بیان اسلامی علوم میں ایک بنیادی اور مرکزی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ قرآنِ مجید نہ صرف نبی کریم ﷺ کی نبوت کی تصدیق کرتا ہے بلکہ آپ ﷺ کی عملی زندگی، اخلاقی اقدار اور دعوتی منہج کو بھی اصولی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن رسول اللہ ﷺ کی ذات کو محض تاریخی شخصیت کے طور پر نہیں بلکہ ایک زندہ نمونۂ ہدایت کے طور پر پیش کرتا ہے جس کی سیرت انسانی زندگی کے ہر شعبے میں قابلِ اقتدا ہے۔ اس قرآنی تصور کے تحت سیرتِ نبوی ﷺ وحی کے عملی اظہار کی صورت اختیار کر لیتی ہے جس میں قول، فعل اور کردار سب آیاتِ الٰہی کی تفسیر بن جاتے ہیں۔

قرآن اور سیرت کے اس باہمی ربط کو واضح کرنے میں تفسیری اور سیرتی لٹریچر نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ خاص طور پر وہ علمی کاوشیں جو آیاتِ قرآنی کو براہِ راست حیاتِ نبوی ﷺ سے جوڑ کر پیش کرتی ہیں۔ سیرت کے فہم کو محض واقعاتی بیان سے نکال کر فکری اور اصولی سطح تک لے جاتی ہیں۔ اس تناظر میں سیرت قرآنی ہدایات کی عملی تطبیق بن کر سامنے آتی ہے اور قرآن و سیرت کے فکری اور اخلاقی معیارات کو متعین کرتا ہے۔ قرآنِ مجید رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو ہدایت، رحمت، نور اور برہان کے اوصاف سے متصف کرتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ نبوی سیرت محض ذاتی کمالات کا مجموعہ نہیں بلکہ الٰہی منصوبۂ ہدایت کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنی آیات کی روشنی میں سیرتِ رسول ﷺ کا مطالعہ عقیدہ، عبادات، اخلاق، معاشرت اور سیاست سمیت زندگی کے تمام پہلوؤں میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس تحقیقی زاویے سے دیکھا جائے تو قرآن اور سیرت کا تعلق ایک ہمہ گیر اور لازم و ملزوم رشتہ ہے جو اسلامی فکر کی اساس تشکیل دیتا ہے۔

حوالہ جات:

---

[1] ۔ سیالوی، محمد اشرف، مولانا، کوثر الخیرات لسید السادات، جہلم: السنہ پبلی کیشنز، جنوری ۲۰۰۷ء، ص:۱۵

[2] ۔ سیالوی، محمد اشرف، مولانا، کوثر الخیرات لسید السادات، ص:۲۰۔۲۲

[3] ۔ ایضاً، ص:۲۳

[4] ۔ ایضاً، ص:۲۴۔۱۲۱

[5] ۔ سیالوی، محمد اشرف، مولانا، کوثر الخیرات لسید السادات، ص:۱۳۹

[6] ۔ ایضاً ، ص:۱۲۲۔۳۳۵

[7] ۔ سیالوی، محمد اشرف، مولانا، کوثر الخیرات لسید السادات، ص:۳۳۶۔۳۷۲

[8] ۔ ایضاً، ص:۳۷۳۔۴۱۷

[9] ۔ محمد شفیع، مولانا، معارف القرآن، کراچی: مکتبہ معارف القرآن، اپریل ۲۰۰۸ء، ج:۲، ص:۶۲۵

[10] ۔ جھنگوی، محمد بلال، مولانا، برہان الطیب، لاہور: دار النعمان زبیدہ سینٹر ۴۰ اردو بازار، جون ۲۰۱۹ء، ص:۰۳۔۳۸

[11] ۔ جھنگوی، محمد بلال، مولانا، برہان الطیب، ص:۳۹۔۶۱

[12] ۔ ایضاً، ص:۸۶

[13] ۔ جھنگوی، محمد بلال، مولانا، برہان الطیب، ص:۱۰۶

[14] ۔ ایضاً، ص:۶۲۔۱۷۵